

## رخ وزلف پر جان کھویا کیا

2

### کثیر الانتقامی سوالات

گوجرانوالہ بورڈ-2013-II-G

- |                      |                        |               |   |
|----------------------|------------------------|---------------|---|
| (د) میر علی متقی     | (ج) خواجہ علی آتش      | (ب) سعادت علی | 1۔ خواجہ حیدر علی آتش کا سن پیدائش ہے۔                      |
| (د) فیض آباد میں     | (ج) آگرہ میں           | (ب) تقی خان   | 2۔ خواجہ حیدر علی آتش کا سن وفات ہے۔                        |
| (د) ملتان            | (ج) لاہور              | (ب) دلی میں   | 3۔ خواجہ حیدر علی آتش کے والد کا نام تھا۔                   |
| (د) لاہور            | (ب) نواب سعادت علی خاں | (ب) آگرہ      | 4۔ آتش پیدا ہوئے۔   |
| لاہور بورڈ-2016-II-G | (د) نواب یوسف علی خاں  | (ب) لکھنؤ میں | 5۔ شجاع الدولہ کے عہد میں آتش کے والد ولی چھوڑ کر آگئے تھے۔ |
| (د) حائی کی          | (ج) مصطفیٰ کی          | (ب) فیض آباد  | 6۔ آتش نے کس نواب کی ملازمت اختیار کی۔                      |
| (د) عاشقانہ          | (ج) قلندرانہ           | (ب) آگرہ      | 7۔ آتش نے نواب مرزا تقی خان کے ساتھ آگئے۔                   |
| (د) مریم گو          | (ج) غزل گو             | (ب) لکھنؤ     | 8۔ آتش نے شاعری میں شاگردی اختیار کی۔                       |
|                      |                        | (ب) آگرہ      | 9۔ آتش کے کئی ادبی معمر کے ہوئے۔                            |
|                      |                        | (ب) میر سے    | 10۔ آتش مزاج کے حامل تھے۔                                   |
|                      |                        | (ب) صوفیانہ   | 11۔ آتش شاعر تھے۔   |



## رخ و زلف پر جان کھویا کیا

## غزل 2

12۔ شاعری کو شاعرانہ صنائی، مرصع کاری اور الفاظ کی لگینہ کاری کہتے تھے۔

- (د) نظر (ج) آتش (ب) میر (الف) غالب

13۔ شاعری میں عامیانہ سوچیاں پن دکھائی دیتا ہے۔

- (ب) دہلوی شعر کے کلام میں  
(د) کسی میں بھی نہیں
- (الف) لکھنؤی شعر کے کلام میں  
(ج) لکھنؤی اور دہلوی شعر کے کلام میں

14۔ رخ و زلف پر                  کھویا کیا

- (د) جی (ج) دل و جان (ب) جان (الف) دل

15۔ ہمیشہ کچھے وصف                  یار

- (د) رخ و زلف (ج) رخ (ب) زلف (الف) دندان

16۔ کہوں کیا ہوئی عمر                  بسر

- (د) کیسے (ج) کیوں (ب) کیوں کر (الف) کیسے

17۔ مزا                  کے کھانے کا جس کو پڑا

- (د) درد (ج) رخ (ب) غم (الف) دکھ

18۔ میں مجھ دل ڈبویا کیا

- (د) زاف (ج) کنوں (ب) چہرے (الف) زندگان

19۔ حیدر علی آتش کی غزل کا مأخذ ہے۔

- (د) کلیات آتش: جلد اول (ب) کلیات آتش: جلد سوم (ج) کلیات آتش: جلد دوم

20۔ رخ و زلف پر جان کھویا کیا۔ رخ و زلف گرامر کی رو سے ہے:

- (د) مرکب عددی (ج) مرکب اشارہ (ب) مرکب عطفی (الف) مرکب

## کشیر الانتخابی سوالات کے جوابات

ج	10	ا	9	ج	8	ا	7	ا	6	ب	5	ا	4	ج	3	د	2	ج	1
ا	20	ا	19	ج	18	ب	17	ب	16	ا	15	ب	14	ا	13	ج	12	ج	11

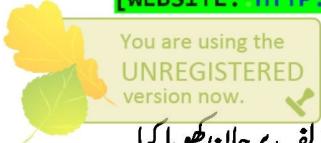


رخ وزلف پر جان کھو یا کیا

غزل 2

## مشکل الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
آزادانہ، اوباشانہ	رندانہ	غزل کہنا	تغزل
چہرہ	رخ	کاری گری	صناعی
تاریکی، رات	اندھیرے	وہ نظم یا نشر جس میں ہر لفظ کے مقابلہ میں دوسرے الفاظ اسی وزن یا قافیہ کا ہو	مرصع
خوبی	وصف	عام انداز	عامیانہ و سوقیانہ پن
قیمتی پتھر	موتی	افلاس، فقیری	فقر
گزری	بسر ہوئی	دولت مندی، بے نیازی	غنا
تسمت	بخت	بھروسہ	توکل
ہندو عالم، ہتوں کا چجارتی	برہمن	ناپائیداری	بے شباتی
آنسو	اشک	شکر گزاری	قاتعت پسندی
ٹھوڑی کام	زنخداں	صوفیانہ انداز	درویشانہ رنگ
ناکام آرزو	حرست	آرزو سے پُر ہونا، تصویر کاروشن پہلو	رجائیت
بال	زلف	نایاب	نادر
دن، روشنی	اجالے	کاری گریاں، ہنرمندیاں	صناعع
زندگی	عمر	محبوب کے دانت	دندان یار
		شاعری کی کھیتی	کشت سخن

اشعار کی تشریح

شعر 1-

رخ و زلف پر جان کھویا کیا  
اندیمرے اجائے میں رویا کیا

حوالہ شعر:

نصف ادب : غزل

شاعر کا نام : خواجہ حیدر علی آتش

مفہوم : میں اپنے محبوب کے چہرے اور زلف کا اسیر ہو چکا ہوں اس لیے میرے مقدمہ میں رات دن کا رو نہیں ہے۔  
تشریح:-

آتشِ غزل گو شاعر تھے۔ ان کی غزلوں میں غزل، رجایت، نادر تشبیہات و استعارات، عمدہ منائع بدائع اور آتش بیانی کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

اس شعر میں آتش نے محبوب سے اپنے بے پناہ عشق کا اظہار کیا ہے جب کہ اس سے دوری کے سبب شب و روز اس کی یاد میں رونے کا اقرار کیا ہے۔

”محبوب اس ذات کو کہتے ہیں جس کے قرب کی تمنا کبھی ختم نہ ہو“

بلاشبہ محبوب، عاشق کی زندگی کو بدل دیتا ہے۔ وہ کسی اور شے کو دیکھ کر بھی نہیں دیکھتا ہے۔ اس کے دل و نگاہ میں صرف محبوب کا ہی جلوہ رہتا ہے۔  
محبوب کبھی جلوہ بن کر رو برو ہوتا ہے تو کبھی یاد بن کر چارسو ہوتا ہے۔ محبوب، عاشق سے جدا ہو کر بھی جدا نہیں ہوتا بلکہ وہ تو شب و روز عاشق کی آنکھیں ہی رہتا ہے۔  
اپنی باتوں سے عاشق کا دل لے جاتا ہے، اپنی اداؤں سے عاشق کے دل پر خخر چلاتا ہے اور اپنے نازخروں اور شوخیوں سے عاشق کو تڑپاتا ہے۔ آتشِ اگر اپنے محبوب کی یاد میں شب و روز رو تے ہیں تو اس کا بھی سبب بھی ہے کہ وہ اپنے محبوب کے قرب کی تمنا رکھتے ہیں۔ وہ اپنے محبوب کی زلف پر فرینتہ ہیں، محبوب کے چہرے اور زلف کی ادا بھیں اسے کسی کروٹ چین نہیں لینے دیتی ہیں۔ اس لیے وہ جاگتے ہیں، تڑپتے ہیں، ملکے کو ترستے ہیں اور بالآخر بے بُی ہیں رو تے ہیں۔

بقول ناصر کاظمی

جوشِ جنوں میں درد کی طغیانیوں کے ساتھ



## رخ وزلف پر جان کھو یا کیا

## غزل 2

اشکوں میں ڈھل گئی تری صورت کبھی کبھی

لاہور بورڈ G-I 2013

## شعر 2۔

یار	دندان	وصف	لکھے	ہمیشہ
کیا	پرویا	موقی	اپنا	قم

حوالہ شعر:

صنفو ادب : غزل

شاعر کا نام : خواجہ حیدر علی آتش

مفہوم : مفہوم

ترتیج : -

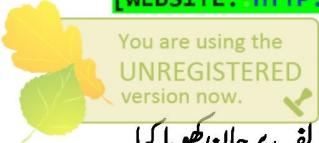
جب بھی محبوب کی تعریف لکھنے لگتا ہوں میرا قلم الفاظ کے موقی پر وتا ہے۔

آتش غزل گوشا عزت ہے۔ ان کی غزلوں میں غزل، رجایت، نادر تشبیہات و استعارات، عمدہ صنائع بداعج اور آتش بیانی کی خصوصیات پائی جاتی ہیں اس شعر میں آتش نے اپنے محبوب کے دندان کی تعریف کے لیے منفرد انداز اختیار کیا ہے۔ عام طور پر دندان کے لیے موتیوں اور قیمتی پتھروں کی تشبیہات استعمال کی جاتی ہیں لیکن آتش نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے اس کے محبوب کے دندان اتنی صفات کے حامل ہیں کہ دندان کی تعریف میں لکھنے گئے الفاظ بھی موتیوں کی مانند پڑے جاتے ہیں۔ درحقیقت یہ شاعر کا اپنا حسن خیال ہے کہ جس کی بدولت وہ محبوب کے دندان کی تعریف میں الفاظ کے موقی پر وتا چلا جاتا ہے۔

”محبوب، محب کے حُسنِ انتخاب اور حُسنِ خیال ہی کا نام ہے“

مطلوب یہ کہ محبوب اور محبوب کے بارے میں عاشق کا حُسنِ خیال ضد نہیں ہیں۔ دونوں ایک ہیں۔ عاشق کے ”خیال“ میں ایک حُسن یا حُسن کا معیار پوشیدہ ہوتا ہے۔ وہ حُسن جب کبھی اس کے سامنے آتا ہے تو عاشق اسے اپنا محبوب منتخب کر لیتا ہے اور جس حُسن کو وہ اپنا محبوب منتخب کر لیتا ہے پھر اس کی وضاحت کے لیے خیالات جمع کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، وہ تو پہلے ہی سے جمع شدہ ہوتے ہیں۔ اس لیے ایک عاشق اپنے محبوب کے حُسن کی وضاحت کے لیے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے۔ روانی بیان کی ندیاں بہادیتا ہے، خیالات کے انبار لگا دیتا ہے اور الفاظ کو موتیوں کی مانند پر وتا چلا جاتا ہے۔ کہ آتش کا قلم اس کے محبوب کے دندان کی تعریف میں الفاظ کی آمد کا سلسلہ ختم نہیں ہونے دیتا ہے اور وہ الفاظ کو موتیوں کی مانند پر وتا چلا جاتا ہے۔

یہ شاعر ہیں الہی یا مصور پیشہ ہیں کوئی



## نے نقشے نزالی صورتیں ایجاد کرتے ہیں

لاہور بورڈ 2014-II-G، گجرانوالہ 2014-I

شعر 3

کھوں کیا ہوئی عمر کیوں کر بہر  
میں جاگا کیا ، بخت سویا کیا

حوالہ شعر:

صنف ادب : غزل

شاعر کا نام : خواجہ حیدر علی آتش

مفہوم : میری تمام عمر کچھ یوں گزری کہ میں خود تو جا گتا رہا لیکن میری قسمت سوئی رہی۔

ترجمہ:-

آتشِ غزل گو شاعر تھے۔ ان کو غزاں میں تغزل، رجائیت، ناد تشبیہات و استعارات، عمدہ صنائع بدائع اور آتش بیانی کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔  
اس شعر میں آتش یہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی زندگی بھی کیا زندگی تھی کہ جس میں وہ ہمہ وقت کرب اور اضطراب میں جا گئے رہے اور خوش بختی کو ترستے رہے قول ہے:

”زندگی جہاں پھلنے پھولنے کا نام ہے وہاں اپنی آگ میں جلنے کا بھی نام ہے۔“

مطلوب یہ کہ زندگی میں اگر خوشیاں ہیں تو غم بھی ہیں، میلے ہیں تو نہایاں بھی ہیں۔ بات کریں آتش کے شکوے کی تو، ان کو شکوہ یہ ہے کہ انھیں پوری عمر تھا یوں کا سامنا رہا ہے کیوں کہ انھیں پوری عمر محبوب کا قرب نصیب نہیں ہوا ہے۔ محبوب کی خوشنودی اور رضا کے لیے اس کی عمر بھر کر ریاضت لا حاصل ثابت ہوئی ہے۔ محبوب کی بے رنی اور بے اعتنائی نے اس کی خواہشات کو حسرتوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ یہ عشق بھی عجب شے ہے کہ محبوب کی جفا کشی بھی عاشق کو ترک وفا اور ترک عشق پر مجبور نہیں کر سکتی ہے۔ عاشق کا عشق روز بروز بڑھتا ہے لیکن وصالِ محبوب ممکن نہ ہونے کی وجہ سے وہ ہر لمحہ کرب میں گزارتا ہے، روتا ہے، ترپتا ہے اور بعض اوقات ان مصائب و آلام اور تکالیف کو مقدر کا لکھا سمجھتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ آتش نے سوی عشق میں زندگی کا ہر لمحہ جا گئے ہوئے گزارا ہے اور وصالِ محبوب نہ ہونے کی وجہ سے خود کو ایک ایسے بد بخت کا لقب دیا ہے کہ جس نے پوری زندگی اپنی خواہشات کے بر عکس گزار دی ہو۔ اسی موضوع کو آتش نے ایک جگہ یوں بھی بیان کیا ہے۔

نہ پوچھ ، عالم بر گشنا ، طالی ، آتش

رخ وزلف پر جان کھو یا کیا

غزل<sup>2</sup>

برستی آگ جو باراں کی آرزو کرتے

G-II 2015

:4 شعر

ری بز بے فکر کشت خن  
نه جوتا کپا میں، نہ بو پا کپا

حوالہ شعر:

صنف ادب :

شاعر کانام :

مفهوم

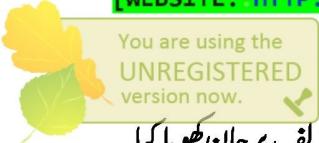
### **شرح:-**

آتشِ غزل گوشا عر تھے۔ ان کی غزلوں میں تغزل، رجائیت، نادر تشبیہات و استعارات، عمدہ صنائع بداع اور آتش بیانی کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

شاعری اپنی ذوق کے درمیان سراہی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبادت بریلوی کے اس قول کے مطابق غم دوران اور غم جاناں ہی شاعری ہے۔ آتش نے یئی میں بچپن گزارا، تعلیم و تربیت سے دوری رہی، زمانے کے مصائب سے اور خوبکار رکھا تھا۔ ستما محا استود و تعالیٰ کے دل انقدر ہے کہ اور غم دنایا۔ لگجے۔

قول ہے کہ ہر زندہ انسان کے لیے کوئی نکوئی محبوب ضرور ہوتا ہے۔ اور محبوب وہ ذات ہے جس میں محب کو کوئی کمی یا خامی نظر نہیں آتی۔ اگر نظر آئے تو محسوس نہیں ہوتی، محسوس ہوتا گوارنیٹی محبوب خود شعر نازک ہوتا ہے۔ جسے محبوب نہ ملا ہوا سے غزل بے معنی نظر آتی ہے اور اسے رعنائی خیال کا ملتا مشکل ہے۔ محبوب کاغذ بھی بالکل انوکھا غم ہے۔ وصال میں فراق کاغذ اور فراق میں وصال کاغذ۔ غم محبوب میں عاشق کے حسن و عشق کے تجربات، جذبات و احساسات اور قبیلی واردات خود بخود ہی شاعری کاروپ دھار لیتے ہیں۔ اسی بات کی وضاحت کے لیے آتش نے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے شعر کہنے کے لیے باقاعدہ کوئی محنت و ریاضت نہیں کی ہے بلکہ در پیش حالات و واقعات اور جذبات و کفایات نے انہیں شاعر بنادیا ہے۔ بقول میر



مجھ کو شاعر نہ کھو میر کہ صاحب ہم نے  
دود و غم کتنے کیے جع تو دیوان کیا

G-I 2013, 2015, 2016 گوجرانوالہ بورڈ

شعر 5

برہمن کو باتوں کی حضرت رہی  
خدا نے بتوں کو نہ گویا کیا

حوالہ شعر:

صفِ ادب : غزل

شاعر کا نام : خواجہ حیدر علی آتش

مفہوم :

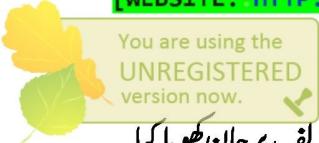
ایک برہمن کی ہمیشہ سے یہ خواہش رہتی ہے کہ وہ اپنے خداوں یعنی قوت گویائی سے محروم بتوں سے کلام کرے۔

تشریح:-

آتش غزل گو شاعر تھے۔ ان کی غزلوں میں تغزل، رجائیت، نادر تشبیہات و استعارات، عمدہ صنائع بدائع اور آتش بیانی کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

اس شعر میں آتش نے برہمن کو عاشق اور بتوں کو محبوب کے لیے استعارہ استعمال کیا ہے۔ انہوں نے شکوہ کیا ہے کہ ایک برہمن کی طرح انہوں نے پوری عمر اپنے محبوب کی پوچا کی ہے لیکن اس کے باعکس محبوب نے ہمیشہ ان سے بتوں کی طرح بے حسی اور لاتعلقی روارکھی ہے۔

ایک برہمن اپنے سامنے رکھے بہت کو اپنا معبود، اپنا مشکل کشا، اپنا حاجت روا اور اپنا خدا مانتا ہے۔ وہ اپنے صنم کی خوشنودی کے لیے اپنی ذات میں فنا ہو جاتا ہے لیکن اس کا صنم چونکہ قوت گویائی اور قوت ساعت سے محروم ہے اس لیے بے حس ہے، لاتعلق ہے اور برہمن کی حاجت روائی سے محروم ہے لیکن شاعر کا محبوب تو برہمن کے صنم سے بالکل بے رنگ ہے، اس کے باوجود اس کی بے رنگی اور عدم توجیہ کسی بہت سے کم نہیں ہے۔ دراصل شاعر محبوب سے اپنے خوابوں کی تعبیر چاہتا ہے لیکن وہ لاتعلقی ظاہر کرتا ہے۔ شاعر محبوب کی طلب و تمنا کرتا ہے لیکن وہ بے رنگ ظاہر کرتا ہے۔ شاعر محبوب سے راز و نیاز کرنے کا خواہش مند ہے لیکن وہ بے حسی ظاہر کرتا ہے۔ شاعر محبوب پر دل و جان سے فریغتہ ہے لیکن وہ سنگ دلی سے پیش آتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ شاعر نے محبوب سے گلہ و شکوہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ وہ ایک برہمن کی طرح شب و روز محبوب کے گن گانے میں مگن ہے جب کہ اس کے محبوب کی بے حسی، عدم توجیہ اور لاتعلقی بالکل ایک بہت کی مانند ہے۔ بقول مولیٰ مون



## رخ وزلف پر جان کھویا کیا

## غزل 2

کیوں نے عرض مفترض مومن  
ضم آخر خدا نہیں ہوتا

## شعر 6 -

مرا غم کے کھانے کا جس کو پڑا  
وہ انکوں سے ہاتھ اپنا دھویا کیا

حوالہ شعر:

صفہ ادب :	غزل
شاعر کا نام :	خواجہ حیدر علی آتش
مفہوم :	غم عشق کھانے کا مرا جس کو پڑ جاتا ہے پھر اس کی تمام عمر روتے ہی گزرتی ہے۔
تشریح:-	

آتشِ غزل گو شاعر تھے۔ ان کی غزلوں میں تغزل، رجائب، نادر تشبیہات و استعارات، عمدہ صنائع بدائع اور آتش بیانی کی خصوصیات پائی جاتی ہیں اس شعر میں آتش کیفیتِ عشق کا لطف و سرور اور راہِ عشق کے مصائب و آلام بیان کرتے ہیں۔ راہِ عشق بھی ایک عجب راہ ہے جس میں لطف و سرور بھی ہے اور دروغ نہ بھی۔ جذبہِ عشق صادق ہو تو عاشق کی زندگی یکسر بدل جاتی ہے۔ وہ ہمہ وقت جلوہ جانا میں گم رہتا ہے۔ گویا اس کی زندگی کو ایک مقصد جاتا ہے، ایک منزل مل جاتی ہے اور محظوظ کی طلب و تمنا میں درپیش مصیتیں بھی باعثِ راحت ہو جاتی ہیں یعنی غم عشق میں وہ لطف و سرور محسوس کرتا ہے۔ بات کریں اگر ہمہ وقت آنسو بہانے کی ہو یہ تو محظوظ سے وصال کا سبب ہیں۔ قول ہے:

”آن سو قرب کا ثبوت ہیں۔ جب روح کا روح سے وصال ہوتا ہے تو آنسو آ جاتے ہیں۔“

یعنی عاشق کا مسلسل آنسو بہانا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مسلسل حالتِ قرب میں ہے۔ اسی لیے ہر وقت آنسو بہاتا ہے۔

راہِ عشق میں ہمہ وقت آنسوؤں کا ایک اور سبب بھی ہے۔ دراصل عاشق جدا کی کے علاوہ کسی اور قیامت کے قائل نہیں ہوتے ہیں یعنی محظوظ سے جدا کی ان کے ہمہ وقت روئے کا سبب ہے۔ راہِ عشق میں جن مصائب اور صدمات کا ذکر بار بار کیا جاتا ہے وہ مصائب اور صدمات محظوظ کی جدا کی سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہیں۔ یقینی بات ہے کہ یہ جدا کی روح سے روح کی ہی ہے اور اس جدا کی کو ایک عاشق تجویزی محسوس کرتا ہے اور اس کے بعد وہ آنسو بہاتے بہاتے جاں سے بھی گزر جاتا ہے۔ بقول میر



مینہ تو بوچھار کا دیکھا ہے بستے تم نے  
اسی اعماز سے تھی اٹک فشانی اس کی

گوجرانوالہ بورڈ 2013-II

شعر 7-

زنخداں سے آتشِ محبت رہی  
کنوں میں مجھے دل ڈبویا کیا

حوالہ شعر:

صنف ادب	:	غزل
شاعر کا نام	:	خواجہ حیدر علی آتش
مفہوم	:	اے آتش! تم تو اپنے محبوب کی ٹھوڑی کے خم کے اسی پر ہو چکے ہو اور تمھارا دل اس کنوں میں ڈوب چکا ہے۔
ترجمہ:-		

آتشِ غزل گو شاعر تھے۔ ان کی غزلوں میں تغزل، رجایت، نادر تشبیہات و استعارات، عمدہ صنائع بدائع اور آتش بیانی کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

اس شعر میں آتش اپنے محبوب کی ٹھوڑی کے خم سے گہری وابستگی ظاہر کرتے ہیں۔ محبوب سے ان کی محبت کا سبب گویا ٹھوڑی کا خم ہی ہے کیون کہ وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ان کا دل اب ان کے پاس نہیں ہے بلکہ اسی زندگی میں ڈوب چکا ہے۔ دراصل محبوب ہر حال میں حسین ہی ہوتا ہے۔ اس لیے عاشق کے لیے محبوب کی ہر ادا اور ہر انداز کی قیامت سے کم نہیں ہوتا ہے۔ محبوب ہنسنے تو بجلیاں گرتی ہیں۔ اس کی زلفوں سے لگھا نہیں چھا جاتی ہیں۔ وہ چلے تو دل پر خیز چلتے ہیں۔ وہ بولے تو پھول جھیڑتے ہیں۔ وہ دیکھتے تو تیر چلتے ہیں۔ یہ سب صرف نگاہ کا کمال ہے کیون کہ حُسن، نگاہ کا ذوق ہوتا ہے۔ اس ذوق کی وجہ سے ہی آتشِ محبوب کی ٹھوڑی کو ایک کنوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ چشم خاہری یا چشمِ دل سے وہ جب بھی اس کا نظارہ کرتے ہیں تو ان کا دل بے قابو ہو جاتا ہے۔ وہ کنوں پر اختیار نہیں رہتا ہے اور اسی زندگی کے کنوں میں دل ڈوبنے کا گمان ہونے لگتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں شاعر کا اپنے محبوب سے بے پناہ عشق کا سبب اس کی ٹھوڑی کا خم ہی ہے۔

دل ہوا اس پر یوں ندا انجم

چیز کم بخت میرا تھا ہی نہیں

## سوالات کے مختصر جوابات

### سوال 1: شاعر نے ہمیشہ کس کے وصف لکھے ہیں؟

**جواب:** شاعر نے ہمیشہ اپنے محبوب کے دندان کے وصف لکھے ہیں۔

**سوال 2:** شاعر کی عمر کیسے بسرا ہوئی؟

**جواب:** شاعر کی عمر ایسے بس ہوئی کہ وہ خود تو تمام عمر سوزِ عشق میں چاگتار رہا لیکن اس کی قسمت بھی شہ سوئی رہی۔

G-I2015 ۱۰ هور یورژ

**جواب:** شاعر نے اپنی اشتہ سخن کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اس نے اس میں بل چلا پا اور نہ ہی کبھی بیج بیو پا ہے لیکن پھر بھی یہ بیو شہر سبز و شاداب ہی رہی ہے۔

G-II 2016 گوجرانوالہ بورڈ

**جواب:** برہمن کو اس بات کی حضرت رہی کہ وہ قوت گو پیائی سے محروم ہتوں سے کلام کرے۔

ڈیا۔ بے دل بکش رکھو۔

Freeilm.com

**جواب:** شاعر کا قلم اس کے محبوب کے دندان کی تعریف میں الفاظ کے موئی پر ووتا ہے۔

**سوال 6:** آتش کے نزدیک شاعری کیا ہے؟

**جواب:** آتش کے نزدیک شاعری، شاعرانہ صنای، مرصع کاری اور الفاظ کی نگینہ کاری ہے۔

**سوال 7:** آتش کی غزلوں میں کیا خصوصیات یا کی جاتی ہیں؟

**جواب:** آتش کی غزوں میں تغزیل، رجایت، سادگی و سلاست، نادر تشبیہات و استعارات، عدمہ صنائع بدائی، رندانہ موضوعات اور آتش بیانی کی خصوصیات

پائی جاتی ہیں۔